AL-MISBAH RESEARCH JOURNAL

Al-Misbah, **Vol. 3, No. 2**(2023),127-138
https://almisbah.info/

وبائی امراض: تاریخ، اسباب اور پیش آمدہ معاشرتی مسائل

EPIDEMIC DISEASES
History, Causes and Social Problems

[*] Majid Nawaz Malik
[**] Dr Muhammad Atif Aslam Rao

ABSTRACT

Epidemics are diseases that have affected a large number of people. The history of epidemics is ancient. In the recent past, the epidemic coronavirus has killed about 100,000 people. This article is aimed at bringing about a research study on epidemics. The paper initiates itself with the significance of the discussion with an analysis of the previous research on this subject. In addition, a history scatch is presented to show some facts and figures about epidemics. The main topic is dealt with by explaining the apparent and substantial causes of the epidemic. Moreover, unavailability and prevention of loved ones in happiness and increase in inflation. In the end, the summary of the entire discussion is presented with some valuable suggestions. Epidemics may occur afterwards, too. It is an intelligent attempt to bring out preventive measures to protect thousands of people from any fatal disease.

Keywords: *Epidemics, Fatal Disease, Coronavirus, Inflation.*

1۔ تعارف، اہمیت اور پس منظر:

وبائی امراض کے بارے میں حتمی طور پر نہیں کہا جاسکتا ہے کہ اس کی تاریخ کتنی پرانی ہے۔ البتہ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ ان وبائی امراض کی وجہ سے لاکھوں افراد لقمہ اجل بنے۔ حالیہ کروناوائرس سے جس قدر قیمتی انسانی جانوں کا ضیاع ہوا، اُس کا ہم نے عینی مشاہدہ کیا ہے۔ وبائی امراض کے اسباب کیا ہیں، وبائی امراض کیوں آتے ہیں؟ وبائی امراض سے چھٹکارا ممکن ہے یا نہیں؟ اگر ممکن ہے تو وبائی امراض سے کیسے چھٹکارا حاصل کیا جاسکتا ہے؟ وبائی امراض بالخصوص حالیہ وبائی مرض کروناوائرس سے کون کون سے معاشرتی مسائل سامنے آئے اوران پر کسی حد تک قابو پایا جاسکا۔ اس تحقیقی خلا کو پُر کرنے کے لیے اس موضوع تحقیق کا انتخاب کیا گیا ہے۔ یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ اگر وبائی امراض کے اسباب کی نشاندہی کر کے ان کی روک تھام نہ کی گئی تو دنیا اسی طرح ان وباؤں کی زد میں رہے گی اور پہلے کی طرح بعد ازاں بھی یونہی قیمتی جانوں کا ضیاع ہوتا رہے گا۔

[*] Department of Islamic Learning, Faculty of Islamic Studies, University of Karachi
Email: majidnawaz88@gmail.com
[**] Assistant Professor, Department of Islamic Learning, Faculty of Islamic Studies, University of Karachi
Email: dratifrao@uok.edu.pk

ISSN-Online: 2790-8828
ISSN-Print: 2790-881X

2۔سابقہ تحقیقی کام کا جائزہ:

پاک وہند کے منتخب جامعات کے تحقیقی مقالات کی فہرست تحقیقات اسلامیات ،ڈاکٹر سعید الرحمن (عبد الولی خان یونیورسٹی، مردان، طبع اوّل ،۲۰۱۷ء) کے علاوہ ہائر ایجوکیشن کمیشن ،پاکستان کی آفیشل ویب سائٹ میں ممکن حد تک تلاش کرنے کے باوجود اس موضوع تحقیق پر کوئی تحقیقی کام معلوم نہیں ہوسکا۔البتہ اس موضوع سے متعلق کچھ مقالات درج ذیل ہیں۔

ا۔ محمد ضیاء الحق ،محمد ریاض محمود ،وبائی امراض کی تاریخ اوران کے اثرات :فکر اسلامی کے تناظر میں تحقیقی مطالعہ ،فکر و نظر، ج:۵۷،شمارہ:۳

۲۔محمد امین البزّاز، تاریخ الأوبئۃ والمجاعات بالمغرب فی القرنین الثامن عشر والتاسع عشر، کلیۃ الآداب والعلوم الانسانیۃ، رباط، ۱۹۹۲ء

۳۔ابوعبدالرحمن سمیر بن أحمد الصباغ، کیف وقی الاسلام الأمۃ من الفیروسات والطوّاعین والأوبئۃ؟، مکتبہ ابو بکر الصدیق، ۱۴۴۱ھ

ان مقالات اور کتب میں وائرس اور وباؤں کی تاریخ اوران سے بچنے کیلئے اسلامی تعلیمات پر روشنی ڈالی گئی ہے، مگر وباؤں اور مصائب کے اسباب اور ان کے معاشرتی مسائل پر روشنی ڈالنے کی ضرورت ابھی باقی ہے۔زیر نظر مقالہ میں اس خلا کو پُر کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

3۔وبائی امراض کی تاریخ:

وبائی امراض کی تاریخ بہت پرانی ہے۔وبائی امراض کے وقت آغاز سے متعلق کوئی حتمی رائے پیش نہیں کی جاسکتی لیکن تاریخ کا مطالعہ کرنے سے ایک عمومی تاثر یہ سامنا آتا ہے کہ وبائی امراض کا وجود بہت پرانا ہے۔

انسانی تاریخ میں ایتھنز(یونان کا تاریخی شہر ہے۔)میں ۴۳۰۔۴۲۰ قبل مسیح میں آنے والے وبائی مرض کو قدیم ترین ہونے کا درجہ حاصل ہے۔طاعون شیرویہ ۶ ہجری کو ساسانیہ کے علاقہ میں پھیلا۔اس طاعون میں ملک ساسان شیرویہ کا انتقال ہوا جس سے اس طاعون کا نام شیرویہ پڑ گیا۔[1] دوسری بڑی عالمی وبا رومی سلطنت میں طاعون کی شکل میں ظاہر ہوئی جسے انتونین کی وبا (Antonine Plague) کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔[2] جس کا دورانیہ ۱۶۵ء۔۱۸۰ء ہے۔اس مرض سے تقریباً پچاس لاکھ لوگ لقمہ اجل بنے۔[3] وبائی امراض کی تاریخ میں جسٹینین کا طاعون تباہی وبربادی کے حوالے سے خصوصی طور پر قابل ذکر ہے۔جسٹینی طاعون بازنطینی دارالحکومت قسطنطنیہ میں ۵۴۱ء میں پہنچا۔طاعون عمواس یہ طاعون بلاد شام میں ۱۸ھ /۶۳۹ء میں ظاہر ہوئی۔ابن قتیبہ کے مطابق یہ پہلا طاعون ہے جو اسلام میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خلافت میں پیش آیا۔براعظم ایشیا میں پہلا وبائی مرض "کالا طاعون" کے نام سے سامنے آیا، اس کا دورانیہ ۱۳۴۶ء سے ۱۳۵۳ء تھا۔اس سے دنیا بھر کی ایک تہائی آبادی موت کے منہ میں چلی گئی۔[4] سولہویں صدی عیسوی میں امریکہ کو طاعون کا سامنا کرنا پڑا اور تقریباً نوے فیصد آبادی اس کا شکار ہوئی۔[5] ۱۶۴۱ء میں چین میں طاعون کا حملہ ہوا۔اس صورتِ حال میں چین کی منگ حکومت اپنا نظم ونسق برقرار نہ رکھ سکی اور اقتدار تبدیل ہو گیا۔۱۶۶۵ء سے ۱۶۶۶ء کے دوران لندن کے لوگوں کو طاعون کی وبا لاحق ہوئی، اس سے ۱۵ فیصد آبادی ختم ہو گئی۔[6] ۱۸۱۷ء میں روس میں ہیضہ کی وبا پھیلی۔اس سے لاکھوں لوگوں کی موت واقع ہوئی۔[7] ۱۸۷۵ء میں فجی میں خسرے کی وبا نے حملہ کیا۔فجی کی ایک تہائی آبادی اس وبا کی وجہ سے موت کا شکار ہو گئی۔[8] ۱۸۸۹ء سے ۱۸۹۰ء کے

دوران روس میں نزلے کی وبا آئی۔ صرف پانچ ہفتوں میں یہ دنیا بھر میں پھیل گئی۔ اس کو (Asiatic Flu) یا (Russian Flu) کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔[۹] ۱۹۵۷ء سے ۱۹۵۸ء کے دوران ایشیا میں نزلے کی وبا نے حملہ کیا، یہ سنگاپور سے شروع ہوئی اور ہانگ کانگ سے ہوتی ہوئی امریکہ تک پہنچ گئی۔ اس سے تقریباً گیارہ لاکھ لوگ متاثر ہوئے اور ایک لاکھ سے زائد لوگ زندگی گنوا بیٹھے۔[۱۰] سوائن فلو ۲۰۰۹ء میں سب سے پہلے شمالی امریکہ کے ملک میکسیکو میں ظاہر ہوا۔ دنیا کے کئی ممالک میں سوائن فلو وائرس کو پگ وائرس کے نام سے بھی جانا جاتا ہے کیونکہ اس سے زیادہ متاثر ہونے والے لوگ وہ تھے جن کا براہ راست واسطہ خنزیروں سے تھا۔[۱۱] دسمبر 2019ء میں چینی صوبہ ہوبئی کے شہر ووہان میں کورونا وائرس کا ظہور ہوا جس سے 18 جنوری 2023ء تک ایک لاکھ تصدیق شدہ اموات ہوئیں۔

4۔ وبائی امراض کے ظاہری ومادی اسباب

یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ ایسے بہت سارے ظاہری ومادی اسباب ہیں جن کی وجہ سے وبائی امراض جنم لیتے اور پھیلتے ہیں۔ ڈاکٹر ضیاء الحق وڈاکٹر ریاض احمد لکھتے ہیں:

> "قدیم انسانی تاریخ سے لحہ موجود تک وبائی امراض نے ایسے کثیر جہتی مسائل ومصائب کو جنم دیا ہے جن کے نتیجے میں معیشتوں، صنعتوں، تعلیمی اداروں اور عبادت گاہوں سمیت تمام امور ومعمولاتِ حیات اور ادارے تعطل وغیر یقینی کیفیات کا شکار رہے ہیں۔ شاید ہی کرہ ارض کا کوئی ملک یا حصہ ایسا ہو جہاں وباؤں نے انسانوں کو تباہی وہلاک میں مبتلا نہ کیا ہو۔ یہ جان لیوا امراض طاعون، بخار، نزلہ، زکام، کالی موت، ہیضہ، ٹائی فائیڈ، خسرہ، چیچک اور دیگر کئی علاقائی ناموں سے ظاہر ہو کر انسانوں کو پریشانی اور بے بسی سے دوچار کرتے رہے ہیں۔ ان کے متعدی ہونے کے اسباب وذرائع مختلف رہے ہیں؛ عموماً یہ مختلف اقسام کے جانوروں، پرندوں اور حشرات کے سبب شروع ہوتے ہیں۔ اکثر اوقات سور، چوہا، پسو، چمگادڑ، کتا، بلی، بندر، کھٹمل، مخصوص اقسام کی مکھیاں، گھریلو جانور، لمبی اڑان بھرنے کی صلاحیت رکھنے والے پرندے، غیر صحت مند پانی وہوا اور صفائی ستھرائی کے ناقص انتظامات وبائی صورت حال کا باعث بنتے ہیں۔" [۱۲]

مذکورہ بالا اقتباس سے واضح معلوم ہوتا ہے کہ وبائی امراض کے ظاہری اسباب میں مختلف اقسام کے جانور، پرندے، حشرات الارض، مکھیاں، نکاسی آب، غیر معتدل ہوا اور صفائی ستھرائی کے ناقص انتظامات شامل ہیں۔

4.1 مردار جانوروں کی آلائشیں اور تعفّن

مردار جانوروں کی آلائشیں بھی وبائی امراض کے پھیلاؤ میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ قربانی اور دیگر مواقع پر آلائشیں وہاں پھیل جاتی ہیں اور بارش سے مزید تعفّن پھیل جاتا ہے۔ جس سے وبائی امراض پھوٹتے ہیں۔ زاہد اعوان لکھتے ہیں:

> "آلودہ اور تعفن زدہ ماحول کئی اقسام کے خطرناک جراثیم کو جنم دیتا ہے جو متعدد انتہائی خطرناک وجان لیوا بیماریوں کا سبب بنتے ہیں، کئی موذی وبائیں پھوٹ سکتی ہیں اور پھر سب تدبیریں الٹی ہو سکتی ہیں، سارے انتظامات دھرے رہ

سکتے ہیں اور ہزارہا احتیاطی تدابیر کے باوجود قیمتی انسانی جانوں کے ساتھ نباتات وحیوانات کی بقا کو بھی خطرات لاحق ہوسکتے ہیں۔" [۱۳]

4.2 مچھر سے دوسرے مریض میں بیماری کی منتقلی

مچھر سے دوسرے مریض میں بیماری کا منتقل ہونا بھی ایک بدیہی امر ہے۔مچھر ایک مریض کو کاٹتا ہے اور پھر دوسرے تندرست شخص کو کاٹتا ہے جس سے بیماری ایک مریض سے دوسرے تندرست شخص میں منتقل ہوجاتی ہے۔یحیی نوری لکھتے ہیں:

"جب مادہ مچھر کسی بیمار جاندار کو کاٹتی ہے تو وہ جراثیم اس سے لے کر اگلے صحت مند شخص کو کاٹتے ہوئے اس میں منتقل کر دیتی ہے۔خون کو کھینچتے وقت مچھر کا لعاب جلد میں داخل ہو جاتا ہے۔اس لعاب کے ساتھ ملیریا، زیکا وائرس، ویسٹ نائیل فیور وائرس، چکن گونیاوائرس، ڈینگی وائرس، یلوفیور وائرس جیسے جراثیم شامل ہوسکتے ہیں۔" [۱۴]

4.3 آلودگی

وبائی امراض کے پھیلاؤ میں ایک اہم سبب آلودگی ہے۔آلودگی کی بہت ساری اقسام ہیں مثلاً آبی آلودگی، صوتی آلودگی، فضائی آلودگی، زمینی آلودگی، بحری آلودگی اور غذائی آلودگی وغیرہ۔آلودگی پھیلنے کے کئی اسباب ہوسکتے ہیں۔یہ آلودگی وبائی امراض کے پھیلاؤ کا سبب بنتی ہے۔

4.4۔پسو

وبائی امراض کے پھیلنے کا ایک سبب پسو ہے۔یہ پسو وبائی مرض طاعون کے پھیلنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔رضوان عطا لکھتے ہیں:

"طاعون (پلیگ) بیکٹیریا سے ہونے والی ایک خطرناک انفیکشن ہے جو بنیادی طور پر پسوؤں سے پھیلتی ہے۔طاعون کو پھیلانے والا جرثومہ "یرسینیاپیسٹس" ان چوہوں میں رہتا ہے جو افریقہ، ایشیا اور ریاست ہائے متحدہ امریکا کے دیہی اور نیم دیہی علاقوں میں پائے جاتے ہیں۔انسانوں میں یہ جرثومہ اس پسو کے کاٹنے سے داخل ہوتا ہے جو انفیکٹڈ ہو یا اس جانور سے جو انفیکٹڈ ہو اور انسان اس کے قریب جائے۔" [۱۵]

4.5۔نکاسی آب

وبائی امراض کے پھیلاؤ میں نکاسی آب کا بھی بہت بڑا حصہ ہے۔جب نکاسی آب کے بہترین انتظامات نہ کیے جائیں تو وہ پانی مختلف مقامات پر جمع ہوجاتا ہے اور پھر اس پانی کے ساتھ آلودگی بھی شامل ہوجاتی ہے جس سے پانی میں بدبو کا عنصر غالب آجاتا ہے اور اس سے مختلف بیماریاں اور وبائیں جنم لیتی ہیں۔

4.6۔ ملاوٹ اور غیر معیاری اشیاء خورونوش

ملاوٹ شدہ اور غیر معیاری اشیاء خوردونوش بھی وبائی امراض کے پھیلاؤ میں کردار ادا کرتے ہیں۔ ان ملاوٹ شدہ اور غیر معیاری اشیاء سے مختلف جراثیم پیدا ہوتے ہیں جو مختلف وباؤں کے آنے اور پھیلنے میں معاون ہوتے ہیں۔ جب ایک علاقے کے لوگ گلی سڑی اور غیر معیاری اشیاء استعمال کرتے ہیں تو ناقص اور غیر معیاری خوراک کی وجہ سے مرض وبائیں بن کر پھوٹتے ہیں۔

4.7۔ ہوا کا غیر معتدل ہونا:

وبائی امراض کے اسباب میں ایک اہم سبب ہوا کا غیر معتدل ہونا ہے۔ خراب یا مسموم ہوا انسان کو مرض میں مبتلا کر دیتی ہے۔ ہوا میں کبھی خشکی، پانی کی رطوبت اور گرمی کا اضافہ ہو جاتا ہے، جس سے ہوا میں فساد اور بگاڑ پیدا ہو جاتا ہے اور یہ ہوا امراض اور وباؤں کا باعث بنتی ہے۔

5۔ وبائی امراض کے حقیقی وباطنی اسباب:

قرآن مجید کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ آفات وبلایا اور وبائیں اللہ تعالی کی ناراضگی کا سبب ہیں۔ اقوام عالم نے جب بھی اللہ تعالی کے حکم کی نافرمانی کی اور اس کے رسولوں کو جھٹلایا تو اللہ تعالی نے ان پر آفات ومصائب کو مسلط کر دیا۔ یہ ایک مسلمہ اور ناقابل تردید حقیقت ہے کہ قدرآفاتی اور وبائی امراض دراصل اللہ تعالی کی طرف سے آتے ہیں اور یہ ہمارے گناہوں کی سزا ہوتے ہیں یا پھر اللہ تعالی کی طرف سے وہ آزمائش ہوتے ہیں۔ ذیل میں امراض کے اسباب کو بیان کیا جاتا ہے۔

5.1۔ ابتلاو آزمائش

مصائب وآفات کا ایک اہم مقصد آزمائش ہے۔ اللہ تعالی نے اپنے بندوں کی آزمائش کیلئے انہیں خوشی وغمی اور آسائش وتکلیف کے ساتھ آزماتا ہے۔ جو لوگ خوشی اور آسائش کے زمانہ میں اللہ تعالی کا شکر ادا کرتے ہیں اور غمی اور مصیبت کے زمانے میں صبر کرتے ہیں تو ایسے لوگوں پر اللہ تعالی کی رحمت نازل ہوتی ہے اور رضا نصیب ہوتی ہے اور جو واویلا اور جزع وفزع کرتے ہیں ان پر اللہ تعالی کا غضب نازل ہوتا ہے اور ناراضگی نصیب ہوتی ہے۔

قرآن کریم میں ارشاد باری تعالی ہے:

"وَلَنَبۡلُوَنَّكُم بِشَيۡءٖ مِّنَ ٱلۡخَوۡفِ وَٱلۡجُوعِ وَنَقۡصٖ مِّنَ ٱلۡأَمۡوَٰلِ وَٱلۡأَنفُسِ وَٱلثَّمَرَٰتِۗ وَبَشِّرِ ٱلصَّٰبِرِينَ"[16]

"اور ضرور ہم تمہیں آزمائیں گے کچھ ڈر اور بھوک سے اور کچھ مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی سے اور خوشخبری سنا ان صبر والوں کو۔"

5.2۔زجروتوبیخ اور تنبیہ

وبائی امراض کے حقیقی اور باطنی اسباب میں سے ایک تنبیہ ہے۔جب کسی قوم میں گناہ بڑھتے ہیں تو اللہ تعالی اس قوم کو خبر دار اور تنبیہ کرنے کے لیے بیماریاں، امراض اور تکالیف و مصائب نازل فرماتا ہے تاکہ لوگ ان گناہوں سے توبہ واستغفار کریں اور اپنے رب کی طرف رجوع کریں۔ قرآن کریم میں متعدد مقامات پر بیماریوں، تکالیف اور مصائب کی وجہ گناہوں پر تنبیہ قرار دیا ہے۔

- "ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ" [17]

"ظاہر ہوئی خرابی خشکی اور تری میں اُن برائیوں سے جو لوگوں کے ہاتھوں نے کمائیں تاکہ اُنہیں ان کے بعض کوتکوں (برے کاموں) کا مزہ چکھائے کہیں وہ باز آئیں۔"

- "وَلَنُذِيقَنَّهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَى دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ" [18]

اس آیت کے تحت تفسیر الدر المنثور میں ہے:

"عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِه {ولنذيقنهم من الْعَذَاب الْأَدْنَى} قَالَ: مصائب الدُّنْيَا وأسقامها وبلاياها يَبْتَلِي الله بهَا الْعباد كي يتوبوا" [19]

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ تعالی کے اس فرمان {ولنذيقنهم من الْعَذَاب الْأَدْنَى} کے بارے میں روایت ہے کہ اس سے مراد دنیا کی مصیبتیں، بیماریاں اور آزمائشیں ہیں، جن کے ساتھ اللہ تعالی اپنے بندوں کو آزماتا ہے تاکہ وہ توبہ کریں۔"

5.3۔گناہ ومعاصی:

وبائی امراض کے اسباب میں سے ایک گناہ ہے۔جب انسان اجتماعی طور پر گناہ کرتے ہیں تو اللہ تعالی کے غضب اور ناراضگی کو دعوت دیتے ہیں۔ قرآن کریم نے متعدد مقامات پر اس کی طرف راہ نمائی کرتا ہے۔

- "فَبَدَّلَ الَّذِينَ ظَلَمُوا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِي قِيلَ لَهُمْ فَأَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا رِجْزًا مِنَ السَّمَاءِ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ" [20]

"تو ظالموں نے اور بات بدل دی جو فرمائی گئی تھی اس کے سوا تو ہم نے آسمان سے ان پر عذاب اتارابدلہ ان کی بے حکمی کا۔"

"حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اے مہاجروں کی جماعت! پانچ چیزیں ایسی ہیں کہ جب تم ان میں مبتلا ہو گئے (تو ان کی سزا ضرور ملے گی) اور میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ وہ (بری چیزیں) تم تک پہنچیں۔ جب بھی کسی قوم میں بے حیائی (بدکاری وغیرہ) علانیہ ہونے لگتی

ہے تو ان میں طاعون اور ایسی بیماریں پھیل جاتی ہیں جو ان کے گزرے ہوئے بزرگوں میں نہیں ہوتی تھیں۔ جب وہ ناپ تول میں کمی کرتے ہیں، ان کو قحط سالی، روزگار کی تنگی اور بادشاہ کے ظلم کے ذریعے سے سزادی جاتی ہے۔ جب وہ اپنے مالوں کی زکاۃ دینا بند کرتے ہیں تو ان سے آسمان کی بارش روک لی جاتی ہے۔ اگر جانور نہ ہوں تو انہیں کبھی بارش نہ ملے۔ جب وہ اللہ اور اس کے رسول کا عہد توڑتے ہیں تو ان پر دوسری قوموں میں سے دشمن مسلط کر دیے جاتے ہیں، وہ ان سے وہ کچھ چھین لیتے ہیں جو ان کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ جب بھی ان کے امام (سردار اور لیڈر) اللہ کے قانون کے مطابق فیصلے نہیں کرتے اور جو اللہ نے اتارا ہے اسے اختیار نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ ان میں آپس کی لڑائی ڈال دیتا ہے۔" [۲۱]

گناہ و معاصی اللہ تعالی کے غضب کو دعوت دیتے ہیں اور اللہ تعالی کی ناراضگی سے عذاب الٰہی نازل ہوتا ہے۔ جس طرح ہر نیکی اللہ کے قریب کرتی ہے اسی طرح ہر گناہ اللہ تعالی سے دور کرتا ہے اور پھر کبیرہ گناہ تو اللہ تعالی کے غضب اور عذاب کو دعوت دیتے ہیں۔ چند وہ گناہ جو نزول عذاب کا سبب ہیں درج ذیل ہیں:

5.3.1۔ شرک بدترین گناہ:

گناہوں میں سے ایک بدترین اور کبیرہ گناہ شرک ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے:

"اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغۡفِرُ اَنۡ یُّشۡرَكَ بِهٖ وَیَغۡفِرُ مَا دُوۡنَ ذٰلِكَ لِمَنۡ یَّشَآءُ ۚ وَمَنۡ یُّشۡرِكۡ بِاللّٰهِ فَقَدِ افۡتَرٰۤی اِثۡمًا عَظِیۡمًا۝" [۲۲]

"بے شک اللہ اِس بات کو نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے اور اس سے کم تر (جو گناہ بھی ہو) جس کے لیے چاہتا ہے بخش دیتا ہے، اور جس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا اس نے واقعتاً زبردست گناہ کا بہتان باندھا۔"

5.3.2۔ فحاشی و عریانیت

وہ گناہ جن کی وجہ عذاب الٰہی نازل ہوتا ہے۔ ان میں ایک فحاشی، بے حیائی اور عریانیت ہے، اس گناہ کا طاعون اور وبائی امراض کے مسلط کیے جانے میں بڑا دخل ہے۔ جس قوم میں فحاشی اور بے حیائی کے کام علانیہ ہونے لگتے ہیں تو اس میں طاعون اور ایسی ایسی بیماریاں پھیل جاتی ہیں، جو ان سے قبل لوگوں میں نہیں تھیں۔

وہ لوگ جو معاشرہ میں فحاشی پھیلانا چاہتے ہیں ان کے لیے دردناک عذاب کی دھمکی دی گئی ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

"اِنَّ الَّذِیۡنَ یُحِبُّوۡنَ اَنۡ تَشِیۡعَ الۡفَاحِشَةُ فِی الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَهُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ۙ فِی الدُّنۡیَا وَ الۡاٰخِرَةِ ؕ وَ اللّٰهُ یَعۡلَمُ وَ اَنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ" [۲۳]

"جو لوگ مسلمانوں میں بے حیائی پھیلانے کے آرزو مند رہتے ہیں ان کے لئے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہیں اللہ سب کچھ جانتا ہے اور تم کچھ بھی نہیں جانتے۔"

5.3.3۔ ظلم وبربریت:

خدا کے غضب کو دعوت دینے والا ایک بدترین گناہ ظلم وجبر ہے، جو قدرتی آفات کا سبب بنتا ہے، اللہ تعالی کبھی بندوں پر ظلم کو پسند نہیں فرماتا، دنیا میں بڑے بڑے ظالم گزرے، جنہیں اپنی طاقت پر بے حد ناز تھا، لیکن انہیں عذاب کا شکار بنا دیا گیا۔ فرعون کو اپنی فرعونیت پر بڑا ناز تھا اور اپنے آپ کو رب الاعلی سمجھتا تھا اور لوگوں پر بے تحاشہ ظلم ڈھاتا تھا، اللہ نے ٹڈیوں، جوؤں اور مینڈکوں کے ذریعہ سے اس کے غرور کو خاک میں ملا دیا اور سمندر میں غرق فرمایا۔

ارشاد باری تعالی ہے:

"وَتِلْكَ الْقُرٰٓى اَهْلَكْنٰهُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا وَجَعَلْنَا لِمَهْلِكِهِمْ مَّوْعِدًا"[٢٤]

"یہ عذاب رسیدہ بستیاں تمہارے سامنے موجود ہیں انہوں نے جب ظلم کیا تو ہم نے انہیں ہلاک کر دیا، اور ان میں سے ہر ایک کی ہلاکت کے لیے ہم نے وقت مقرر کر رکھا تھا۔"

5.3.4۔ ناپ تول میں کمی:

قدرتی آفات اور اللہ کے عذاب کو دعوت دینے والا ایک گناہ ناپ تول میں کمی ہے۔ سورۃ اعراف میں قوم شعیب کے سلسلہ میں ارشاد ربانی ہے:

"اور مدین کی طرف ہم نے ان کے بھائی شعیب کو بھیجا، انہوں نے کہا کہ اے میری قوم کے لوگو! اللہ کی عبادت کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں، تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے ایک روشن دلیل آچکی ہے، لہذا ناپ تول پورا پورا کیا کرو۔"[٢٥]

"عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَلَمْ يَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ، إِلَّا أُخِذُوا بِالسِّنِينَ، وَشِدَّةِ الْمَئُونَةِ، وَجَوْرِ السُّلْطَانِ عَلَيْهِمْ"[٢٦]

"حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی قوم ناپ تول میں کمی کرتی ہے تو اس کو قحط سالی، روزگار میں تنگی اور بادشاہ کے ظلم کے ذریعہ سزا دی جاتی ہے۔"

5.3.5۔ زکوۃ ادا نہ کرنا:

قدرتی آفات اور عذاب الٰہی کا سبب بننے والے اعمال میں ایک عمل زکوۃ کی ادائیگی میں کوتاہی ہے، زکوۃ ارکان اسلام میں ایک مہتم بالشان رکن ہے، جس طرح ہر عاقل بالغ مسلمان پر نماز فرض ہے، اسی طرح ہر صاحب نصاب مسلمان پر اپنی شرائط وتفصیلات کے ساتھ زکوۃ بھی فرض ہے۔

زکوۃ نہ دینے کا وبال جو آخرت میں ہو گا، وہ تو ہو کر رہے گا، لیکن اس گناہ کی نحوست لوگوں کو دنیا بھی گھیر لے گی۔ دنیا میں عذاب کی صورت یہ ہو گی کہ جو لوگ زکوۃ ادا نہیں کرتے، ان کیلئے آسمان سے بارش روک دی جائے گی۔

"عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَلَمْ يَمْنَعُوا زَكَاةَ أَمْوَالِهِمْ، إِلَّا مُنِعُوا الْقَطْرَ مِنَ السَّمَاءِ، وَلَوْلَا الْبَهَائِمُ لَمْ يُمْطَرُوا"[۲۷]

"حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جو قوم اپنے مال میں زکوۃ ادا نہیں کرتی، ان پر آسمان سے بارش روک دی جاتی ہے، اگر زمین پر چرند پرند نہ ہوتے تو ان کو کبھی بارش نہ دی جاتی۔"

5.3.6۔ سود خوری:

عذاب الٰہی کا سبب بننے والا ایک گناہ سود خوری اور سودی لین دین ہے۔

"عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا ظَهَرَ الزِّنَا وَالرِّبَا فِي قَرْيَةٍ، فَقَدْ أَحَلُّوا بِأَنْفُسِهِمْ عَذَابَ اللَّهِ"[۲۸]

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: حدیث شریف میں آیا ہے کہ جس کسی قوم میں سود اور زنا عام ہو جائیں تو وہ اپنے کو اللہ کے عذاب کا مستحق بنا لیتی ہیں۔"

5.3.7۔ زنا اور بدکاری:

عذاب الٰہی کا سبب بننے والا ایک سنگین گناہ زنا اور بدکاری ہے۔ جس قوم میں سود اور زنا عام ہوں گے، وہ قوم عذاب الٰہی کی مستحق ٹھہرتی ہے۔

"عَنْ مَيْمُونَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "لَا تَزَالُ أُمَّتِي بِخَيْرٍ مَا لَمْ يَفْشُ فِيهِمْ وَلَدُ الزِّنَا، فَإِذَا فَشَا فِيهِمْ وَلَدُ الزِّنَا، فَيُوشِكُ أَنْ يَعُمَّهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِعِقَابٍ"[۲۹]

"حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ امت ہمیشہ خیریت سے رہے گی اور اس پر رحمت ہمیشہ سایہ فگن رہے گی، جب تک ان میں ولد الزنا کی کثرت نہ ہو گی، جب حرام کی اولاد کثرت سے پیدا ہونے لگے گی تو پھر اندیشہ ہے کہ تمام امت پر عذاب نازل ہو جائے۔"

6۔ وبائی امراض اور پیش آمدہ معاشرتی مسائل:

کرونا وائرس ایک آفاقی اور عالمی وبا ہے جس نے معاشرے میں بہت گہرا اثر چھوڑا ہے۔ اس وبا سے جہاں عبادات اور معمولات متاثر ہوئے ہیں وہیں اس عالمی وبا کی وجہ سے بہت سارے معاشرتی مسائل نے بھی جنم لیا ہے جس سے کوئی سلیم العقل انسان انکار نہیں کر سکتا۔

6.1۔ تعلیمی نظام کا متاثر ہونا:

وبائی امراض کے دوران جو بہت سارے معاشرتی مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے ان میں ایک تعلیمی نظام بھی ہے۔وبائی امراض بالخصوص کوروناوائرس کے دوران جب نظام زندگی متاثر ہوا تو وہیں دنیا بھر کے تعلیمی اداروں میں بھی تعطیلات کا اعلان کر دیا گیا جس کی وجہ سے طلبہ تعلیمی اداروں میں حاضر ہونے سے قاصر رہے،اگرچہ فاصلاتی نظام تعلیم کو متعارف کروایا گیا اور آن لائن کلاسز کا اجراء کیا گیا مگر اس سے وہ نتائج حاصل نہیں ہو سکے جو عمومی حالات میں حاصل ہوتے ہیں۔

6.2۔ معیشت کا روبہ زوال ہونا۔

وبائی امراض سے معیشت کا روبہ زوال ہو جانا ایک مسلمہ اور ناقابل تردید حقیقت ہے۔ہر فکر سلیم کا مالک شخص بخوبی جانتا ہے کہ پوری دنیا میں کاروباری مراکز اس وبا کی وجہ سے تقریبا بند ہو چکے تھے اور لاک ڈاؤن کی صورتحال تھی،جس کی وجہ سے معیشت کو بہت زیادہ جھٹکا لگا اور ترقی پذیر ممالک میں تو معیشت تباہی کے دہانے پر جا پہنچی اور ابھی تک صورتحال بہتر نہیں ہو سکی۔لہذا وبائی مرض کورونا وائرس کی وجہ سے معیشت بھی روبہ زوال ہوئی۔ محمد رمضان ملک لکھتے ہیں:

> "وباء سے جہاں روز لاکھوں لوگ متاثر اور ہزاروں افراد لقمہ اجل بن رہے ہیں وہیں دنیا بھر میں مختلف شعبوں میں اقتصادی نقصان بھی تمام ممالک کے لیے شدید دھچکا لگا اور اس منفی رجحان کی وجہ سے عالمی جی ڈی پی کو ۹ ہزار ارب ڈالر کے نقصان کا خسارہ ہوا۔"[۳۰]

6.3۔ بیر روزگاری اور غربت کا بڑھنا۔

وبائی امراض میں بیر روزگاری اور غربت کا بڑھ جانا بھی ایک بدیہی امر ہے۔جب لاک ڈاؤن کی وجہ سے مختلف ادارے اور مراکز ویران ہو گئے تو دیہاڑی دار اور مزدور پیشہ افراد گھروں میں بیٹھ گئے اوران کے لیے کوئی ذریعہ آمدن نہ رہا۔جس کی وجہ سے بیروزگاری اور غربت عروج کو پہنچی۔

6.4۔ نظام زندگی کا مفلوج ہو جانا:

وبائی مرض کوروناوائرس سے دنیا بھر میں لاک ڈاؤن نافذ کر دیا گیا جس کی وجہ سے نظام زندگی مفلوج ہو کر رہ گیا۔کاروبار ٹھپ ہو گئے، صنعتیں،فیکٹریاں اور شاپنگ مال بند ہو گئے۔یونس خان لکھتے ہیں:

> "کوروناوائرس کی وبا نے زندگی کے ہر شعبے اور رویے کو متاثر کیا ہے۔کوروناوائرس نے جہاں نظام زندگی مفلوج کیا ہے وہیں اس وائرس سے پیدا ہونے والی صورتحال نے انسانی ذہن پر بھی اثرات مرتب کیے ہیں،کورونا کی وجہ سے لوگوں کا رہن سہن سب کچھ تبدیل ہو کر رہ گیا۔"[۳۱]

6.5۔ خوشی و غمی میں عزیزوں کا شریک نہ ہونا:

کوروناوائرس کی وجہ سے خوشی و غمی میں عزیزوں کی شرکت بھی متاثر ہوئی ہے۔جہاں لوگ پہلے اپنی عزیزوں کی خوشی و غمی کے مواقع پر شرکت کرتے تھے،کوروناوائرس کے خوف اور لاک ڈاؤن کی وجہ سے لوگ اپنے عزیزوں کی خوشی و غمی میں شرکت کرنے سے قاصر رہے۔

6.6۔ضروریات زندگی کی عدم دستیابی

کروناوائرس سے پیش آمدہ مسائل میں ایک ضروریات زندگی کی عدم دستیابی ہے۔کوروناوائرس کی وجہ سے ضروریات زندگی کا حصول مشکل ہوگیا۔جس کی بنیادی وجہ لاک ڈاؤن ہے۔لاک ڈاؤن کی وجہ سے کاروباری مراکز اور بازار بند ہوگئے جس کی وجہ سے بنیادی ضروریات کا فقدان پیدا ہوا۔

6.7۔مہنگائی میں ہوش ربا اضافہ:

کوروناوائرس سے پیش آمدہ مسائل میں ایک اہم مسئلہ مہنگائی میں ہوش ربا اضافہ ہے۔پاکستان مسلسل مہنگائی کا شکار ہے اور آئے روز اس میں غیر معمولی اضافہ ہو رہا ہے۔آل یاسین لکھتے ہیں:

> "اس میں کوئی دورائے نہیں کہ پاکستان سمیت کئی ممالک مہنگائی کی لپیٹ میں ہیں جبکہ کوروناوبا کی وجہ سے پیدا ہونے والے حالات مہنگائی میں اضافے کا باعث بنی ہے کیونکہ اس وبا کا پھیلاؤ روکنے کیلئے عالمی ادارہ صحت کے وضع کردہ احتیاطی اقدامات بروئے کار لانے سے ترقی یافتہ ممالک کی مستحکم معیشتیں بھی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکیں چنانچہ کورونا وبا کے دوران عالمی منڈیوں میں اقتصادی،مالی اور کاروباری سرگرمیوں میں نمایاں کمی آئی۔ نتیجتاً اشیائے خوردونوش کی قلت پیدا ہوئی اور بے روزگاری کی شرح میں بھی اضافہ ہوا۔"[۳۲]

6.8۔دواؤں کی عدم دستیابی

کروناوائرس سے درپیش مسائل میں سے ایک داؤں کی عدم دستیابی ہے۔کرونا کیلئے جو دوائیں استعمال ہوتی ہیں مریضوں کی کثرت کی وجہ سے ان دواؤں کی قلت ہوگئی ہے۔اسی طرح کچھ دوائیں جو دیگر امراض کیلئے ہیں مگر ان کا استعمال کوروناوائرس میں بھی معاون ہے،ان کی بھی قلت ہوگئی ہے اور دیگر امراض کے بعض مریضوں کو بھی مکمل دوا میسر نہیں آرہی۔

6.9۔سیر و تفریح اور کھیلوں کا متاثر ہونا:

کروناوائرس سے پیش آمدہ مسائل میں سے ایک سیاحتی مقامات اور کھیلوں کے میدان کی بندش بھی ہے کروناوائرس کے پھیلاؤ کو روکنے کیلئے مختلف ممالک میں سیر و تفریح کے مقامات کو بند کر دیا گیا اور بہت سارے کھیل جو طے کردہ شیڈول کے مطابق منعقد ہونے تھے،ملتوی کر دیے جس کی وجہ سے لوگوں ان سیاحتی مقامات اور کھیلوں سے لطف اندوز ہونے سے محروم ہوگئے۔اسی طرح ان سیاحتی مقامات اور کھیلوں کے میدان سے جو کمائی حاصل ہوتی تھی،وہ بھی حاصل نہ ہوسکی۔

7۔نتائج البحث

وبائی امراض سے مراد ایسے امراض ہیں جن سے کثیر تعداد میں افراد متاثر ہوں۔وبائی امراض کی تاریخ بہت پرانی ہے۔تاریخ انسانی میں ایتھنز کو سب سے قدیم وبائی مرض سمجھا جاتا ہے۔ماضی قریب میں وبائی مرض کروناوائرس سے قریبا ایک لاکھ افراد فوت ہوئے۔وبائی امراض کے ظاہری اسباب میں سے مردار جانوروں کی آلائشیں اور تعفن،مچھر سے دوسرے مریض میں بیماری کی منتقلی،آلودگی،پسو،پانی کی نکاسی کے ناقص انتظامات،ملاوٹ اور غیر معیاری اشیاء خوردونوش،ہوا کا خراب ہونا،مخصوص اقسام کی مکھیاں،لمبی اڑان بھرنے کی صلاحیت رکھنے والے پرندے ہیں جبکہ حقیقی و باطنی اسباب میں اللہ تعالی کی طرف سے آزمائش یا زجر تو بیخ اور تنبیہ کا آنا،گناہوں کی کثرت

ہونا،فحاشی وبے حیائی کی کثرت ، ظلم وسرکشی ،ناپ تول میں کمی ،زکوۃ ادانہ کرنا،سود خوری کا عام ہونا ہے ۔وبائی امراض کے پیش آمدہ معاشرتی مسائل میں تعلیمی نظام کا متاثر ہونا،معیشت کا رُو بہ زوال ہونا،بیروزگاری اور غربت کا بڑھنا،نظام زندگی کا متاثر ہونا،ضروریات زندگی کی عدم دستیابی،خوشی وغمی میں عزیزوں کا شریک نہ ہونا،مہنگائی میں اضافہ وغیرہ ہیں۔

حواشی وحوالہ جات

[۱] الطواعین فی صدر الاسلام والخلافۃ الأمویۃ، نصیر بھجت،(تحقیقی مقالہ)ریسرچ جرنل:الدراسات الانسانیۃ،جامعہ کرکوک،عراق،جلد۶،شمارہ۲،۲۰۱۱ء ص:45

[۲] اس بیماری کی علامات میں بخار ،گلے کی خراش،قے اور دست شامل تھے۔اگر بیماری کی شدت زیادہ ہو جاتی تو مریض کے جسم میں پیپ سے بھرے ہوئے دانے بننے لگ جاتے ہیں۔

[3] J.N.Hays, Epidemics and Pandemics, Their Impacts on Human History (Santa Barbara:ABC-CLIO,2005), 22.

[4] L.k. Little, Plague and the End of Antiquity : The Pandemic of 541-750 (New York: Cambridge University press, 2007), 98

[5] Hays, The Burdens of Disease:Epidemics and Human Response in Western History (New Jersey and London: Rutgers University Press,2009), 104.

[۶] اخلاق احمد قادری،تاریخ آفاتِ عالم،(لاہور:دعا پبلی کیشنز،اردو بازار،۲۰۱۸ء)،ص:52

[7] A.P.Zelicoff and M. Bellomo, Microbe: Are We Ready for the Next Plague? (New York: American Management Association, 2005), 246.

[8] G.D. Shanks,M. Waller , H.Briem and M. Gottfredsson, " Age-specific Measles Mortality during the late 19th-early 20th Centuries" Epidemiology & infection , 143,no.16 (2015), 3434-3441.

[۹] ظفر سید،کروناوائرس سے پہلے تاریخ کی دس بھیانک ترین وبائیں Independent Urdu | 9فروری 2020

[10] Martin M. Kaplan and A.M-M.Payne, "Serological survey in Animals for type A Influenza in Relation to the 1957 Pandemic" , Bull Word Health organ.20, no. 2-3 (1959), 446.

[۱۱] ماضی کی کچھ عالمگیر وبائیں-ہم سب(humsub.com.pk)

[۱۲] محمد ضیاء الحق،محمد ریاض محمود،وبائی امراض کی تاریخ اوران کے اثرات:فکر اسلامی کے تناظر میں تحقیقی مطالعہ،فکر ونظر،ج:۵۷،شمارہ:۳،ص:۱۰۳۔۱۰۴

[۱۳] زاہد اعوان،روزنامہ دنیا،(2020-09-02)،صفائی:نصف ایمان اور قومی فریضہ،Roznama Dunya

[۱۴] یحیی نوری،مچھر اور ان سے پیدا ہونے والی بیماریاں،ویب سائٹ ہیمویل،(حصہ اول) مچھر اور ان سے پیدا ہونے والی بیماریاں Humwell |

[۱۵] رضوان عطا،طاعون:علامات اور علاج،روزنامہ دنیا(14 جولائی 2020ء)، Roznama Dunya: اسپیشل فیچرز:-طاعون:علامات اور علاج

[۱۶] البقرہ:۱۵۵

[۱۷] الروم:۴۱

[۱۸] سورۃ السجدہ:۲۱

[۱۹] سیوطی،جلال الدین،الدر المنثور،دارالفکر،بیروت،ج:۶،ص:۵۵۴

[۲۰] سورۃ البقرہ:۵۹

[۲۱] ابن ماجہ،السنن،کتاب الفتن،باب العقوبات،ج:۲،ص:۱۳۳۲،حدیث:۴۰۱۹

[۲۲] النساء:۴۸

[23] سورۃ النور:۱۹

[24] الکہف:۵۹

[25] الاعراف:۴۱

[26] ابن ماجہ، السنن، کتاب الفتن، باب العقوبات، ج:۲، ص:۱۳۳۳، حدیث:۴۰۱۹

[27] ابن ماجہ، السنن، کتاب الفتن، باب العقوبات، ج:۲، ص:۱۳۳۳، حدیث:۴۰۱۹

[28] نیشاپوری، محمد بن عبد اللہ، المستدرک علی الصحیحین، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ط:اول ۱۴۱۱ھ، کتاب البیوع، ج:۲، ص:۴۳، حدیث:۲۲۶۱

[29] احمد بن حنبل، المسند، مسند النساء، حدیث میمونہ بنت الحارث، ج:۴۴، ص:۴۱۳، حدیث:۲۶۸۳۱

[30] محمد رمضان ملک، کورونا: عالمی معیشت کو 9 ہزار ارب ڈالرز کا نقصان، سنڈے میگزین، دنیا، (2022-03-01)، کورونا: عالمی معیشت کو ۹ ہزار ارب ڈالرز کا نقصان - احوال معیشت دنیا میگزین (dunya.com.pk)

[31] یونس خان، کورونا وائرس نے انسانی رویوں کو کیسے بدلا ؟، آن لائن ویب سائٹ ہم سب، کورونا وائرس نے انسانی رویوں کو کیسے بدلا؟ - ہم سب (humsub.com.pk)

[32] "آل یاسین، مسلسل مہنگائی، روزنامہ آج، (24 نومبر 2021ء) مسلسل مہنگائی | Daily Aaj